قلم سے اس میں بھی ہے۔ ممکن ہے انھوں یہ ترجمہ پہلے کرلیا ہو اور چھپا بعد میں ہو بہر حال یہ نمبر بھی معلومات افزا اور لائق مطالعہ ہے

فروغ اُردو لکھنؤ جگر نمبر۔ مرتبہ سید احتشام حسین و ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی۔ تقطیع خورد۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت چھ روپیہ۔ پتہ :- دفتر فروغ اُردو۔ نعمت روڈ۔ لکھنؤ۔

فروغ اردو لکھنؤ اگرچہ بلحاظ ضخامت کہتر ہی مگر سنجیدہ ادبی ماہنامہ ہونے کے اعتبار سے بقیمت بہتر کا مصداق ہے یہ ضخیم نمبر حضرت جگر کی یاد میں ہے۔ مرحوم کو اگرچہ شہنشاہ تغزل کے لقب سے عام طور پر یاد کیا جاتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اُن کا اُردو شاعری میں مرتبہ کیا تھا؟ اس کا فیصلہ ابھی نہیں ہو سکتا۔ چند برس گذرنے پر ہی اُس کی تعیین کی جا سکتی ہے چنانچہ زیر تبصرہ نمبر میں جو مضامین ہیں وہ مرحوم کے اخلاق اور اُن کی شخصیت سے متعلق ہیں اور یا اُن کی شاعری سے متعلق ہیں بھی تو اُن میں عموماً ایک سی باتیں کہی گئی ہیں اور اصل تنقید کسی میں بھی نہیں ہے۔ بہر حال یہ نمبر اس اعتبار سے بڑا کامیاب اور لائق مطالعہ ہے کہ اس میں جگر کی شخصیت۔ اخلاق۔ اور اُن کی شاعری سے متعلق بیک وقت جو مواد مل سکتا ہے اب تک کسی اور جگہ نہیں مل سکتا۔ لکھنے والوں میں نئے پُرانے دونوں قسم کے ارباب قلم شامل ہیں اُمید ہے کہ ارباب ذوق اس کی قدر کریں گے۔

صبح نو پٹنہ جگر نمبر۔ مرتبہ وفا ملک پوری تقطیع کلاں ضخامت ۹۶ صفحات، کتابت و طباعت بہتر قیمت ایک روپیہ ۲۵ نئے پیسے۔ پتہ :- دفتر صبح نو۔ پوسٹ بکس نمبر ۴۲۔ پٹنہ ۴۔

اس میں شروع کے آٹھ صفحوں میں نظمیں اور قطعات تاریخ ہیں جن میں شعرائے کرام نے جگر کی وفات پر اپنے دلی تاثرات کا اظہار کیا ہی۔ لکھنے والوں میں ملک کے مشاہیر شعرا بھی شامل ہیں جن کی نظمیں تاثراتی ہونے کے علاوہ فن کارانہ بھی ہیں اس کے بعد مضامین ہیں جو تعداد میں پندرہ ہیں مگر مختصر ہیں اور اُن میں یا ذاتی مشاہدات و تاثرات ہیں اور یا شہنشاہِ تغزل کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں جمیل مظہری اور اختر قادری کی آویزش باہم جس کا چرچا سہیل کے مظہری نمبر کے بعد سے ہی نہایت افسوسناک اور شرم انگیز طریقہ پر شروع ہو گیا تھا اُسی کے بارہ میں چند خطوط ہیں۔ مجموعی اعتبار سے یہ نمبر بھی جگر کی زندگی اور اُن کے اوصاف و کمالات کے مختلف پہلوؤں پر ایک اچھا۔ مستند اور قابلِ مطالعہ مواد کرتا ہے اور اس لئے لائق قدر ہی۔ ماہ منیر خاں نے غالباً سبقت قلم سے مرادآباد کو "قصبہ" لکھ دیا ہے۔ حالانکہ وہ اتر پردیش کا مشہور اور بارونق شہر ہی خیر! مگر لطف کی بات یہ ہے کہ ماہ منیر خاں صاحب لکھتے ہیں کہ جگر مرادآباد میں پیدا ہوئے تھے مگر اسی نمبر میں ثریا محمود ندرت لکھتی ہیں کہ جگر بنارس میں متولد ہوئے تھے۔ اب "کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا"

مجلس حیدرآباد مولوی عبدالحق نمبر۔ مرتبہ محمد منظور احمد صاحب۔ ضخامت ۲۲۰ صفحات۔ ٹائپ عمدہ اور جلی قیمت تین روپیہ۔ پتہ :- اردو مجلس۔ اُردو ہال۔ حمایت نگر۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

مجلس۔ اُردو مجلس حیدرآباد کا بلند پایہ سہ ماہی مجلہ ہے۔ زیر تبصرہ نمبر اُس کی دو اشاعتوں کا مجموعہ ہے جو مولوی عبدالحق کے نام سے معنون ہی۔ موصوف علمی، تحقیقی۔ ادبی اور عام خدمات کے اعتبار سے اس دور میں ایک اہم اور عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ اپنی ذات سے ایک ادارہ اور ایک انجمن ہیں۔ انھوں نے تنہا وہ کام کئے ہیں کہ اداروں سے بن پڑنا مشکل ہے۔ اس لئے بجا طور پر یہ نمبر موصوف کی عظیم الشان خدمات کے اعتراف و تشکر میں شائع کیا گیا ہے اس میں تاثراتی مضامین بھی ہیں جن سے مولوی صاحب کے اخلاق و عادات اور اُن کی طبعی و مزاجی خصوصیات پر روشنی پڑتی ہے اور وہ مضامین بھی ہیں جن میں موصوف کے علمی و ادبی کارناموں اور اُن کی خصوصیات تحریر و انشا کا جائزہ

یا گیا ہے، اس دوسری قسم کے مضامین میں اسلوب احمد صاحب انصاری خواجہ حمید الدین صاحب شاہد خلیق انجم۔ نثار احمد فاروقی۔ نصیر الدین ہاشمی۔ رفیعہ سلطانہ، سیدہ جعفر اور ثمینہ شوکت کے مضامین دلچسپ اور پڑھنے کے لائق ہیں۔ ایک حصہ منظومات کے لئے وقف ہے جن میں مختلف ہندو مسلم معروف وغیر معروف شاعروں نے بابائے اردو کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے اس کے بعد پیامات ہے، اور تاثرات کا ایک باب ہے جس میں خود ایک خط مولوی صاحب کا بھی ہے اور مختلف اردو کے ادیبوں اور انجمن ترقی اردو کے عہدیداروں نے اپنے تاثرات لکھے ہیں آخر میں مولوی صاحب کے چند خطوط ہیں۔ نمبر تاریخی۔ ادبی اور سوانحی ہر حیثیت سے اردو زبان و ادب کے طلباء کے مطالعہ کے لائق ہے۔

رسالہ رہنمائے تعلیم دلّی کا سالنامہ ۔ مرتبہ سردار صاحب ماسٹر جگت سنگھ، تقطیع کلاں، ضخامت ڈیڑھ سو صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت دو روپیہ۔ پتہ :- دفتر رہنمائے تعلیم، مفتی دالان - دریا گنج - دہلی - ۶

یہ نصف صدی سے اوپر پرانا رسالہ ہے جو اردو۔ پنجابی اور ہندی میں شائع ہوتا ہے۔ نہایت خاموشی، خلوص اور استقلال و پامردی سے تعلیمی اور سماجی خدمات انجام دے رہا ہے۔ تعلیم کا اصل مقصد ہے انسانیت کی قدر و منزلت پہچاننا اور اعلیٰ اقدارِ حیات کو اپنا کر انسانی مجد و شرف کی ترقی کے لئے کوشش کرنا۔ اس رسالہ میں جو مضامین شائع ہوتے ہیں اسی مقصد کے ماتحت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس خاص نمبر میں تعلیمی مضامین بھی ہیں اور ادبی بھی۔ اخلاقی بھی ہیں اور سماجی اصلاح سے متعلق بھی۔ ناظرینِ برہان کو شاید یاد ہو کہ اس رسالہ کے ایڈیٹر وہی فاضل بزرگ ہیں جنھوں نے پانچ چھ برس ہوئے برہان میں ایک محترمہ کے جواب میں ایڈیٹر نے "حضرت علی کا نکاح ثانی" کے زیر عنوان ایک مقالہ لکھا تھا، سردار صاحب نے اسے پڑھکر ایڈیٹر کے نام بڑی تعریف و تحسین کا خط لکھا تھا۔ سردار صاحب کا یہ خط ادارتی نوٹ کے ساتھ انہیں دنوں برہان کے نظرات میں شائع کر دیا گیا تھا۔ جناب موصوف نے زیر تبصرہ سالنامہ کے صفحہ ۵۴ و ۵۵ پر نظرات کے اس پورے حصہ کو اپنے نوٹ کے ساتھ نقل فرما کر ایک بھولی بسری یاد پھر تازہ کر دی جو اُن کی بزرگانہ شرافت و وسعتِ قلبی کی دلیل ہے۔ یہ رسالہ صحیح معنیٰ میں رہنمائے تعلیم ہے اور علی الخصوص یہ سالنامہ تو خاصہ کی چیز ہے اس کا مطالعہ دلچسپ بھی ہوگا اور مفید بھی

چراغِ راہ کراچی کا نظریۂ پاکستان نمبر ۔ مرتبہ جناب خورشید احمد و محمود فاروقی صاحب تقطیع کلاں ضخامت ساڑھے پانسو صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت پانچ روپیہ۔ پتہ :- دفتر چراغ راہ کراچی - ۱

چراغ راہ کے خاص نمبر ہمیشہ نہایت مفید اور معلومات افزا ہوتے ہیں چنانچہ یہ نمبر بھی جو چار حصوں پر تقسیم اور ہند و پاک کے اور بعض بیرونی اکابر علماء و زعماء کے افکار و رشحاتِ قلم پر مشتمل ہے۔ ایسا ہی ہے۔ پاکستان کا نظریہ کب پیدا ہوا۔ اس کی اصل حقیقت اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اور وہ کونسے تاریخی اسباب ہیں جنھوں نے اس کو جنم دیا۔ پھر یہ نظریہ ایک عملی حقیقت کس طرح بنا۔ وجود میں آنے تک اسے کن منزلوں سے گذرنا پڑا اور جب سے یہ وجود میں آیا ہے اس وقت سے اب تک کی اس کی سرگذشت کیا ہے؟ اور اگر اب تک اصل مقصد بروئے کار نہیں آیا تو کیوں؟ اس راہ میں قومی اور بین الاقوامی رکاوٹیں کیا ہیں؟ اور انہیں کیونکر دور کیا جا سکتا ہے؟ مستقبل میں اس سلسلہ میں کیا امکانات ہیں؟ یہ وہ تمام مباحث و مسائل ہیں جن پر اس خاص نمبر میں بہت سیر حاصل اور مدلل و سنجیدہ بحث کی گئی ہے۔ ظاہر ہے اتنے ضخیم نمبر میں مختلف حضرات کے جو افکار و آراء پیش کئے گئے ہیں ان سب سے بیک وقت اتفاق کر لینا ہر ایک کے لئے ضروری نہیں ہے لیکن اس میں ذرا شبہ نہیں کہ یہ نمبر بڑی محنت اور عرق ریزی سے اور بڑے سلیقہ اور خوش اسلوبی سے مرتب کیا گیا ہے، اصل موضوعِ بحث کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو تشنہ رہ گیا ہو۔ اس حیثیت سے اس کو موضوعِ متعلقہ پر "حوالہ کی کتاب" سمجھنا چاہیئے۔ پھر بڑی خوبی زبان و بیان کی سنجیدگی اور ہر ایک کا پاسِ ادب ہے۔ امید ہے سابقہ خاص نمبروں کی طرح یہ نمبر بھی مقبول ہوگا۔

چراغ راہ سالنامہ ۔ ضخامت ۲۴۰ صفحات کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت دو روپیہ پچاس پیسے۔

یہ اگرچہ ایک ادبی پیشکش ہے جس میں تنقیدی اور ادبی مضامین اور نظموں اور غزلوں کے علاوہ ایک حصہ جگر مرادآبادی کا ۲۴۵

صوم مرحوم پر مضامین و مقالات کے لئے مخصوص ہے۔ تاہم بعض مضامین جو جگہ کی تنگی کی وجہ سے نظریۂ پاکستان نمبر میں نہیں آسکے تھے وہ اس میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ جگر صاحب پر جو مضامین ہیں وہ اس نمبر کی نمایاں خصوصیت ہیں۔ اس کے علاوہ اور مضامین بھی معیاری اور لائق مطالعہ ہیں۔